حضرت عثمانؓ کے سرکاری خطوط

جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب استاذ ادبیات عربی دلی یونیورسٹی - دلی۔

(۲)

۱۰- ولید بن عُقبہ کے نام

شمالی یمن میں نجران ایک سرسبز اور خوشحال شہر تھا، یہاں کئی صدیوں سے عیسائی آباد تھے، انھوں نے اپنی مذہبی اور اقتصادی زندگی کافی اچھی طرح منظم کرلی تھی، زراعت اور مختلف صنعتوں سے واقف تھے، جیسے پارچہ بافی اور ہتھیار سازی، ۸ھ میں رسول اللہؐ نے ان کو اسلام کی دعوت دی لیکن وہ ترک مذہب کے لئے تیار نہ ہوئے، ان کا ایک وفد مدینہ آیا اور رسول اللہؐ سے بات چیت کی، اس کے نتیجہ میں یہ طے ہوا کہ نجران کے عیسائی ہر سال رسول اللہ کو چالیس ہزار روپے یا اتنی مالیت کے کپڑے دیا کریں گے اور اس کے عوض رسول اللہؐ اُن کی جان، مال اور مذہب کی حفاظت کا ذمہ لیں گے، اس مضمون کی ایک دستاویز لکھدی گئی، سال چھ ماہ بعد رسول اللہؐ کا انتقال ہوگیا، ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو نجرانی عیسائیوں کا ایک وفد دستاویز کی توثیق نیز اپنی وفاداری کا اقرار کرنے مدینہ آیا، ابوبکر صدیقؓ نے دستاویز کی توثیق کردی عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے کئی سال بعد نجرانیوں کو جلاوطن کردیا، اس کے کئی سبب بیان کئے گئے ہیں ایک قول یہ ہے کہ نجرانیوں نے سود کھانا شروع کردیا تھا، جو رسول اللہؐ سے کئے ہوئے معاہدہ کے خلاف تھا دوسرا قول یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے وفات کے وقت اُن کو ملک سے نکالنے کی وصیت فرمائی تھی، تیسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے بہت سے ہتھیار اور گھوڑے جمع کر لئے تھے، جس سے حکومتِ مدینہ کو اُن کی طرف سے خطرہ لاحق ہوگیا تھا، بہر حال عمر فاروقؓ نے ان کو جلاوطن کردیا، اُن کا ایک حصہ شام چلا گیا، جہاں اُن کے ہم مذہب موجود تھے اور دوسرا اور غالباً بڑا حصہ کوفہ کے قریب دیہاتوں میں آباد ہوگیا۔ عمر فاروقؓ نے عراق و شام کے گورنروں

کو لکھ دیا کہ نجرانیوں کو کاشت کے لئے اتنی زمین دلوا دیں جتنی وہ جوت سکیں نیز یہ کہ مسلم و غیر مسلم سب اُن کے ساتھ ہمدردی اور فراخ دلی سے پیش آئیں، وہ نجرانی جو شام چلے گئے اچھے رہے کیونکہ وہاں اُن کے بہت سے ہم مذہب آباد تھے، جنھوں نے اُن کو کھپا لیا، لیکن کوفہ کے پاس آباد ہونے والے نجرانیوں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا یہاں عیسائی بہت کم تھے اور غیر عیسائی اُن کے ساتھ اچھی طرح پیش نہ آئے اور ان کو اپنے علاقہ سے نکالنے کے لئے انھوں نے سرکارِ مدینہ سے رجوع کیا، یہ واقعہ عمر فاروقؓ کی وفات سے چند دن پہلے کا ہے۔ عمر فاروقؓ نے شکایت پر جو کارروائی کی اُس کی نوعیت کیا تھی، یہ ہم نہیں بتا سکتے، لیکن اتنا ہمیں معلوم ہے کہ نجرانیوں کو اپنا گھر چھوڑنا پڑا اور اب وہ کوفہ کے قریب ایک دوسرے دیہاتی علاقہ میں منتقل ہو گئے، یہ جگہ کوفہ سے کوئی چالیس پچاس میل مشرق میں زیرِ آب نشیبی اراضی (بطائح) سے متصل تھی، اُس کا نام نجرانیہ پڑ گیا، چند ہی سال گذرے تھے کہ یہاں کی فضا بھی اُن پر تنگ ہو گئی اور مقامی باشندوں نے اُن کو نکالنے کے لئے عثمان غنیؓ سے شکایت کی۔ دوسری طرف نجرانیوں کا بھی ایک وفد خلیفہ سے ملا اور اپنی شکایتیں پیش کیں، اُن کی ایک شکایت یہ تھی کہ نیا ماحول ان کو موافق نہیں ہے، اُن کو ستایا اور ذلیل کیا جاتا ہے، اور دوسری شکایت اس بات کی تھی کہ اُن کے بہت سے ہموطنوں کے اِدھر اُدھر بکھر جانے سے اُن کی اجتماعی آمدنی اتنی کم ہو گئی ہے کہ اُن کو معاہدہ کے سالانہ چالیس ہزار روپئے فراہم کرنے میں دقت ہوتی ہے، عثمان غنیؓ نے ان کی باتیں ہمدردی سے سنیں اور ولید بن عُقبہ کو جو کوفہ کے گورنر تھے یہ فرمان بھیجا :-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - عبداللہ عثمان امیر المومنین کی طرف سے ولید بن عقبہ کو سلام علیک، میں اُس معبود کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں، واضح ہو کہ اُسقف (بشپ) عاقب (نائب حاکم) اور نجرانیوں کے اکابر جو اس وقت عراق میں مقیم ہیں مجھ سے ملے اور اپنی مشکلات کی شکایت کی اور مجھے عمرؓ کی وہ تحریر دکھائی جس میں اُنھوں نے یمن میں متروکہ اراضی کے عوض نجرانیوں کو عراق اور شام میں آراضی دینے کا حکم دیا تھا، تم اس بدعنوانی سے بھی واقف ہو جو مسلمانوں نے ان کے ساتھ کی ہے، ان سب باتوں کے پیشِ نظر میں نے اُن کے جزیہ میں چھ سو روپئے سالانہ کی تخفیف کر دی ہے اور میں سفارش کرتا ہوں کہ اُن کو وہ سب آراضی دیدی جائے جو عمرؓ نے اُن کو عراق میں دلوائی تھی

اس کے علاوہ لوگوں کو اچھی طرح سمجھا دو کہ اُن کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں کیونکہ یہ ذمّی ہیں جن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ہم نے ذمّہ لیا ہے اس کے علاوہ میری ان لوگوں سے پُرانی واقفیت بھی ہے تم وہ تحریر خود بھی دیکھنا جو عمر نے ان کو لکھ کر دی تھی اور جو وعدہ اس میں کیا گیا ہے اس کو پورا کرنا۔ پڑھنے کے بعد یہ تحریر بخرانیوں کو لوٹا دینا (تاکہ بوقت ضرورت اُن کے کام آئے) والسلام

۱۱۔ خط کی دوسری شکل

"واضح ہو کہ عاقب، اُسقُف اور اکابر بخران میرے پاس رسول اللہؐ کی دستاویز لائے اور عمر کی وہ تحریر مجھے دکھائی جس میں بخران کی متروکہ اراضی کے بدلہ عراق میں اُن کو زمین دینے کا وعدہ ہے، میں نے عثمان بن حُنیف (افسر لگان عراق) سے بخرانیوں کی موجودہ زمینوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے تحقیق کر کے مجھے بتایا ہے کہ یہ زمینیں عراق کے زمینداروں کی ہیں اور اُن کے نکلنے سے زمینداروں کو نقصان ہو رہا ہے، میں نے خدا کی خوشنودی کی خاطر بخرانیوں کی متروکہ اراضی کے بدلہ اُن کے سالانہ جزیہ سے چار ہزار روپئے کی کمی کر دی ہے، میں اُن کے ساتھ اچھے برتاؤ کی سفارش کرتا ہوں کیونکہ وہ ہماری حفاظت میں آچکے ہیں۔"

اس فرمان کے زیر اثر بخرانیوں کی تکلیفیں کس حد تک دور ہوئیں یہ بتانے سے ہم قاصر ہیں، لیکن قرائن سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے نئے گھر اور وہاں کے حالات سے مطمئن نہ تھے، چنانچہ پانچ چھ برس بعد جب حضرت علیؓ نے کوفہ کو اپنی حکومت کا مرکز بنایا تو یہ لوگ اُن سے ملے اور بڑی منت سماجت سے درخواست کی کہ ہمیں بخران واپس جانے کی اجازت دیدیجئے، ہم کو یہاں بہت تکلیف ہے، لیکن حضرت علیؓ نے یہ کہہ کر اُن کو خاموش کر دیا کہ کان عمر رشید الأمر وأنا أكره خلافه

حضرت علیؓ کے بعد امیر معاویہؓ خلیفہ ہوئے تو بخرانی اکابر ان سے ملے اور اپنی مشکلات پیش کیں اور بتایا کہ ہمارے بخرانی ہموطن ہر طرف منتشر ہو گئے ہیں، ان میں بہت سے مرچکے اور ان کی ایک خاصی تعداد مسلمان ہو چکی ہے، لہذا ہمارا جزیہ کم کر دیجئے، امیر معاویہؓ نے چار ہزار روپئے کی تخفیف کر دی اور اب اُن کے ذمہ کل بتیس ہزار رہ گئے۔ کوئی پچاس سال بعد بخرانی اپنی قلتِ تعداد اور معاشی بدحالی کا شکوہ کرنے

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، انھوں نے اُن کی آبادی کا شمار کرایا تو وہ پہلے کی نسبت صرف دس فیصدی نکلی یعنی عمر فاروق ؓ کے عہد میں اگر وہ چالیس ہزار تھے تو اب چار ہزار سے زیادہ باقی نہ تھے، عمر بن عبدالعزیز نے ان کا جزیہ گھٹا کر آٹھ ہزار کر دیا۔ اُن کے بعد عراق کے اُموی گورنروں نے یہ رقم بڑھا دی لیکن جب عباسی حکومت کا دور شروع ہوا تو منصور اور رشید نے اس کو گھٹا کر پھر آٹھ ہزار کر دیا۔
(معجم البلدان یاقوت مصر ۸/ ۲۶۴ - ۲۶۷ وفتوح البلدان بلاذری مصر ۱۳۱۸ھ ص ۲۷۳ وکتاب الخراج ابویوسف مصر ۱۳۰۲ھ ص ۴۲)

۱۲- ولید بن عقبہ کے نام

۲۹ھ کے اواخر یا ۳۰ھ کے اوائل میں کوفہ کے چند سرپھروں نے ایک شخص کے گھر شب میں نقب لگایا، وہ شخص بیدار ہوگیا اور پڑوسیوں کو بلانے کے لئے اس نے چیخنا شروع کیا، نقب زنوں کو یہ بات اتنی بُری لگی کہ انھوں نے اُس کو جان سے مار دیا، اس اثنار میں آس پاس کے کچھ لوگ مدد کو آ گئے اور انھوں نے گھیرا ڈال کر نقب زنوں کو پکڑ لیا، ان کو گورنر کوفہ ولید بن عقبہ کے سامنے پیش کیا گیا، ولید نے قید میں ڈال دیا اور خلیفہ کو کیس کی پوری روئداد لکھ بھیجی، عثمان غنیؓ نے حکم دیا کہ نقب زنوں کو قتل کی پاداش میں موت کی سزا دی جائے، ایسا ہی کیا گیا، نقب زنوں کے لڑکے اور عزیز و اقارب عربی دستور کے مطابق ولید سے انتقام لینے کے درپے ہو گئے، انھوں نے ولید کے خلاف مہم شروع کردی اور ایسے بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ کر لیا جن کو ولید یا عثمان غنی سے کد تھی، ولید پر شراب نوشی کی تہمت انہی لوگوں نے لگائی اور چونکہ ولید کے مکان پر پہرہ یا کوئی گیٹ نہ تھا اور ہر شخص کو ضرورت پڑنے پر اندر آنے کی اجازت تھی، یہ لوگ یا اس صورتِ حال سے فائدہ اٹھا کر اُن کی انگلی سے جب وہ سوئے ہوئے تھے، وہ انگوٹھی نکال لے گئے جس سے سرکاری مہر لگائی جاتی تھی اور مشہور کیا کہ ولید کی بے ہوشی کے عالم میں ہم نے ایسا کیا ہے، مخالفت کی یہ مہم چلی ہوئی تھی کہ ولید کے پاس ایک جادوگر لایا گیا، ولید نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اُس نے اپنے جادوگر ہونے کا اعتراف کیا اور اس اعتراف کی تائید میں اُس نے جادو کا یہ کرتب دکھایا کہ گدھے کی دُم

سے داخل ہوا اور اُس کے موُنھ سے نکل آیا، ولید نے فقیہ عبداللہؓ بن مسعودؓ سے جو کوفہ میں سرکاری مشیر قانون تھے رجوع کیا تو انھوں نے جادوگر کو قتل کرنے کا فتویٰ دیا۔ اس فتویٰ پر عملدرآمد نہیں ہوا تھا کہ یہ افواہ گرم ہوگئی کہ ولید جادوگر کا تماشا دیکھتا ہے۔ متقشّف گروہ کے ایک فرد نے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا، اس کا نام جُندب تھا اور اُس کا باپ ان لقب زنوں میں تھا جن کو عثمان غنیؓ نے قتل کرایا تھا، یہ جادوگر کے پاس گیا اور اس کو خوب مارا، لیکن قبل اس کے کہ وہ جادوگر کا خاتمہ کردے اس کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس واقعہ کی رپورٹ ولید نے عثمان غنیؓ کو بھیجی اور اُن سے پوچھا کہ جُندب کو کیا سزا دی جائے تو جواب آیا:

"جندب سے حلف لو کہ اس کو اس بات کا علم نہ تھا کہ تم جادوگر کو سزا دینے کا فیصلہ کرچکے ہو، نیز یہ کہ وہ سچّے دل سے یہی سمجھتا تھا کہ جادوگر کو سزا نہیں دیجائے گی، پھر اس کو مناسب سزا دیکر چھوڑ دو۔ لوگوں کو تاکید کردو کہ گمان اور ظن کی بنیاد پر کوئی کام نہ کریں، اور قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں، کیونکہ ہم خود مجرم اور قاتل کو سزا دینگے" (تاریخ الامم ۵/۶۱)

۱۳- ولید بن عقبہ کے نام

بظاہر یہ خط بھی ایک جادوگر کے بارے میں ہے، راوی نے اس کے کرتبوں کے لئے سحر کی جگہ نیرنج (نیرنگ) استعمال کیا ہے، جس کے معنی شعبدہ بازی نظربندی اور کبھی جادو کے بھی آتے ہیں، ممکن ہے یہ شخص جادوگر نہ ہو بلکہ محض نظر اور ہاتھ کے کرتب دکھاتا ہو، اسناد اس کی اور متذکرہ بالا خط کی بالکل ایک ہے اور دونوں کا زمانۂ نگارش بھی قریب قریب ہے لیکن دونوں کا مضمون بالکل مختلف ہے، پہلے خط کے ضمن میں جادوگر کا نام نہیں دیا گیا لیکن اس خط کے مقدمہ میں شعبدہ باز کے نام کی تصریح کردی گئی ہے۔ خط کا سیاق و سباق اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ عثمان غنیؓ کو خبر ملی کہ کعب بن ذی حبکہ نامی ایک شخص نیرنگ دکھاتا ہے۔ انھوں نے ولید بن عقبہ کو لکھا کہ کعب سے استفسار کیا جائے اور اگر وہ شعبدہ باز ہونے کا اقرار کرے تو اس کو سخت سزا دی جائے، ولید نے کعب کو بلا کر انکوائری کی تو اس نے کہا، میں جادو نہیں کرتا، ہاتھ کی صفائی اور کرتب دکھاتا ہوں جس سے لوگ خوش ہوتے ہیں اور اُن کا دل بہلتا ہے

تاہم کعب کو مناسب سزا دیدی گئی، اس واقعہ کے چند روز بعد عثمان غنیؓ کا یہ فرمان موصول ہوا:۔
"آپ کے سامنے سنجیدہ زندگی کا نمونہ پیش کیا گیا ہے، اس لئے سنجیدگی سے رہیئے، اور مذاقیوں سے بچئے۔" (تاریخ الامم ۵/ ۱۳۷)

۱۴۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ

۲۶ھ اور بقول بعض ۲۷ھ میں جب عمرو بن عاصؓ نے مصر کی گورنری سے استعفار دیدیا تو عثمان غنیؓ نے عبداللہ بن سعد کو جو عمر فاروقؓ کے زمانہ سے مصر کے وزیر مالیات تھے، گورنر مقرر کر دیا ۔ ۲۲ھ میں عمرو بن عاصؓ نے مصر کی غربی سرحد محفوظ کرنے کے لئے ساحل سمندر سے متصل اس وسیع ملک پر جو طرابلس تک پھیلا ہوا تھا اور جس کے حدود قریب قریب وہی تھے جو عصر حاضر میں لیبیا کے ہیں، فتح کر لیا تھا، یہ بازنطینی حکومت کا صوبہ تھا، اس سے متصل مغرب میں ایک اور بازنطینی صوبہ تھا جس کو افریقیہ کہتے تھے اور جس پر موجودہ تونس کا اطلاق ہو سکتا ہے، عمرو بن عاص اسکندریہ سے کوئی ڈیڑھ ہزار میل دور آ چکے تھے لیکن اُن کے حوصلے اب بھی جوان تھے اور وہ افریقیہ کو بھی مسخر کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے مرکز سے اس کی اجازت مانگی لیکن عمر فاروقؓ نے اجازت نہ دی اور لکھا:۔

"افریقیہ اختلاف و نزاع کا ملک ہے، یہاں کے لوگ غدّار ہیں، میں جب تک زندہ ہوں اس پر فوج کشی کی اجازت نہیں دوں گا" (فتوح مصر ابن عبدالحکم لائدن ص ۱۷۳)

عثمان غنیؓ نے خلیفہ ہو کر عربوں میں حزبیت، تشتت اور افتراق کا بڑھتا ہوا رجحان دیکھا جس کی ایک اہم وجہ فرصت اور بے عملی تھی تو انھوں نے ان کو مصروف و مشغول رکھنے کے لئے جہاد اور فتوحات کا ایک منصوبہ بنایا، اس منصوبہ میں اسپین اور افریقیہ (تونس) کی فتح بھی شامل تھی، عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ مصر کے گورنر ہوئے تو عثمان غنیؓ نے ان کو پہلے افریقیہ اور پھر اسپین پر فوج کشی کرنے کو لکھا اور اس مہم کے لئے مدینہ سے فوج بھیجنے کا بھی وعدہ کیا، مختلف دقتوں کی بنا پر عبداللہ، خلیفہ کی خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکے، عثمان غنیؓ سے زیادہ نہ رکا گیا اور انھوں نے عبداللہ میں حرارتِ عمل پیدا کرنے کے لئے ایک طرف مدینہ سے کافی فوج بھیجدی، جس میں صحابہ کے علاوہ صحابہ کے لڑکوں اور اقارب کی خاصی تعداد بھی اور

دوسری طرف انھوں نے عبداللہ کو خمس (مال غنیمت کا پانچواں حصہ جو مرکز کے لئے مخصوص تھا) کا خمس بطور انعام دینے کا وعدہ کیا، عبداللہ کافی بڑی فوج لے کر روانہ ہوئے اور افریقیہ کے رومی گورنر کو شکست دیکر ملک پر قابض ہوگئے۔ مال غنیمت کے چار حصے فوج نے آپس میں بانٹ لئے اور پانچواں حصہ حکومتِ مدینہ کے لئے الگ کر دیا گیا۔ خمس کا خمس عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے خود لے لیا جیسا کہ عثمان غنیؓ نے اُن سے وعدہ کیا تھا، یہ بات فوج کو ناگوار ہوئی اور خاص طور سے مدینہ سے آئے لوگوں نے اس کو زیادہ محسوس کیا، کیونکہ عبداللہؓ عثمان غنیؓ کے رضاعی بھائی تھے اور یہ بات پہلے سے مدینہ کے لوگوں کو کھٹک رہی تھی کہ عثمان غنیؓ کنبہ پروری سے کام لے رہے ہیں۔ عبداللہ نے پانچواں حصہ لیکر باقی خمس اور ایک وفد فتح کی رپورٹ دینے مدینہ بھیجا۔ وفد نے عبداللہ کی شکایت کی اور اُن کے خمس الخمس لینے پر اعتراض کیا، عثمان غنیؓ نے کہا: میں نے افریقیہ پر فوج کشی کرنے کی صورت میں یہ حصہ بطور انعام دینے کا خود وعدہ کیا تھا، اگر آپ لوگوں کو ناگواری ہو تو میں عبداللہ سے یہ حصہ واپس لے لوں گا' وفد نے کہا: واقعی ہم کو ناگواری کا احساس ہے، آپ یہ عطیہ اُن سے واپس لے لیجئے' اور چونکہ وہ ہماری اس شکایت سے ناراض ہو کر ہم کو یقیناً نقصان پہنچانا چاہیں گے، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کو افریقیہ سے ہٹالیں، عثمان غنیؓ نے اُن کے دونوں مطالبے مان لئے اور عبداللہ کو یہ خط بھیجا:۔

"افریقیہ پر کسی ایسے شخص کو جو تمہارے خیال میں مناسب ہو اور جس پر مسلمانوں کو بھی اعتماد ہو گورنر مقرر کردو اور خمس کا پانچواں حصہ جو میں نے تم کو بطور انعام دیا تھا' غریبوں میں تقسیم کردو' میرے اس فعل سے مسلمان ناخوش ہیں"۔ (تاریخ الامم ۵/ ۴۹)

اس سلسلہ میں ایک دوسری روایت یہ ہے کہ عثمان غنیؓ نے خمس الخمس عبداللہ کو نہیں بلکہ اپنے دوسرے عزیز مروان بن حکم کو دیا تھا' اس روایت کی رو سے خمس میں دو قسم کی چیزیں تھیں، سونا چاندی اور متفرق سامان جیسے برتن' فرنیچر اور مویشی' کل خمس کی قیمت تقریباً ڈھائی لاکھ روپئے تھی جس میں سامان کا تخمینہ پچاس ہزار تھا' سامان کا میدانِ جنگ سے مدینہ لے جانا جس کا مطلب تھا لگ بھگ تین ہزار میل کی مسافت' طولِ عمل تھا اس لئے طے کیا گیا کہ اس کو الگ کر کے قیمت بھیجدی

جائے۔ سامان کا نیلام ہوا اور مروان بن حکم نے جو حالیہ جنگ میں شرکت کے لئے مدینہ سے آئے ہوئے تھے سامان میں اپنے مطلب کی چیزیں دیکھ کر اس کو پچاس ہزار روپے میں خرید لیا، اس رقم کا بیشتر حصّہ انھوں نے نقد ادا کر دیا اور جو کسر رہ گئی اس کو مدینہ جا کر ادا کرنے کا وعدہ کر لیا، عبداللہ بن سعد بن ابی سَرح نے مروان کو امین خمس اور بشیر فتح بنا کر مدینہ بھیجا اور تاکید کی کہ گھر پہنچ کر باقی ماندہ رقم خلیفہ کو دیدیں' مدینہ میں جنگِ افریقیہ کی طرف سے لوگوں کو کافی تشویش تھی' شہر کے متعدد صحابہ اور قریشی و انصاری جو ان اس مہم پر گئے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ مع خلیفہ کے ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے بے چین تھے' مروان فتح کی بشارت لے کر آئے تو شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، عثمان غنیؓ نے مسرور ہو کر وہ رقم معاف کر دی جو مروان کے ذمّہ رہ گئی تھی۔ (تاریخ الخمیس قاضی دیار بکری مصر ۲/۲۶۷)

دینی صحافت کے اُفق پر ایک نیا آفتاب

ماہنامہ انوارِ اسلام

زیرِ نگرانی:۔ ابو محمّد امام الدین رام نگری

یہ ماہنامہ اسلامی تعلیمات' اسلامی نظامِ زندگی اور اسلامی سیرت و تاریخ کو پُوری جامعیت کے ساتھ دلولہ انگیز' ایمان افروز اور مدلل انداز میں جدید علمی مذاق اور ادبی معیار کے مطابق پیش کرتا ہے۔ نیز ہندو مذہب کی روشنی میں اسلام سے متعلق غیر مسلم کے استفسارات اور اعتراضات کے جوابات بھی دیئے جاتے ہیں۔ سالانہ چندہ چار روپے۔ نمونہ مفت

مہتمم ماہنامہ انوار اسلام' رام نگر بنارس

ماہنامہ چراغِ راہ کراچی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے کوئی وجہ بتائے بغیر ماہنامہ چراغِ راہ کو نیا ڈیکلریشن دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس صورت میں پرچے کے اجراء کا کوئی موقع باقی نہیں رہا۔ اب ہم قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ اس میں ہمیں ناکامی ہوئی تو جن خریداروں کا چندہ ہمارے پاس جمع ہے اُن کے بقایا کی ادائیگی کا انتظام کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ ناظرین چراغِ راہ کے ہماری مجبوری کا لحاظ کرینگے

ناظم ادارہ

چراغ راہ۔ کراچی